بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظـــــــرات

آگ ہے اولاد ابـــــراھیم ہے نمـــــرود ہے
کیا کسی کو پھـــــر کسی کا امتحاں مقصود ہے

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے ساتھ آگ میں ڈالے جانے کا جو واقعہ پیش آیا وہ اپنی عینیت اور مثالیت کے اعتبار سے اگرچہ ایک منفرد واقعہ ہے مگر جو لوگ اس واقعے کے پیچھے کارفرما فلسفہ ، اس کے اسباب و محرکات پر نظر رکھتے ھیں وہ اس حقیقت کو خوب سمجھتے ھیں کہ یہ واقعہ اپنی نوعیت کا واحد ، پہلا اور آخری واقعہ ھو مگر اس کے پیچھے کارفرما فلسفہ نیا نہیں۔ اس کا سلسلــہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا ۔

ستیزہ کار رھـــــا ہے ازل سے تا امـــــروز
چراغ مصطفوی سے شـــــــرار بو لھبـــــی

حق و باطل کی یہ کشمکش ، ، ایمان اور کفر کی یہ آویزش ، خیر و شر کی یہ کشاکش ، نیکی اور بدی کا یہ تصادم ، نور و ظلمت کا یہ ٹکراؤ تو اس جہان گزراں کے خمیر میں شامل ہے اور اس کی مثالیں سفر حیات کی ھر منزل میں قدم قدم پر ملتی ھیں ۔ قرآن ھی کی روایت سے ھمیں یہ معلوم ہے کہ اس زمین کے پہلے انسان کے حقیقی دو بیٹوں کا ٹکراؤ اسی بنیاد پر ھوا ، جو سگے بھائی کے ھاتھوں سگے بھائی کے قتل پر منتج ھوا ۔ ھبوط آدم کے بعد اس زمین پر حق و باطل کی کشمکش کا یہ پہلا واقعہ ہے جسے تاریخ نے محفوظ رکھا اور جس کا سلسلہ دراصل اس کشمکش سے جا ملتا ہے جو مسئلہ خلافت ارضی

اور تخلیق آدم کے معاً بعد آدم اور ابلیس کے قضیے سے شروع ہوتی ہے۔ اور جس کے لئے مشیت ایزدی تخلیق کائنات کی مقتضی ہوئی اور جس کی تثبیت کے لئے موت و حیات کے تار حریر دو رنگ سے عالم کون و فساد کے تانے بانے تیار کئے گئے۔

خلق الموت والحیات لیبلوکم ایکم احسن عملا

ابراهیم خلیل الله کی خُلّت کو آزمانے کے لئے انہیں کڑے سے کڑے امتحان سے گزارا گیا ۔ اس سلسلے کی دوسری آزمائش جو مذکورۂ الصدر سے زیادہ کٹھن تھی باپ بیٹے کی قربانی کا وہ واقعہ ہے جو اس آسمان کے نیچے اور روئے زمین کے اوپر اس طرح پیش آیا کہ قیامت تک کے لئے ایک یادگار واقعہ بن کر جریدۂ عالم پر ثبت ہو گیا ۔ ہزاروں سال گزرنے کے بعد آج اس واقعے کی یاد اپنے امتیازات کیف و کم کے ساتھ جس طرح بلا انقطاع تسلسل تازہ ہے اسے سرحد ادراک میں لانا مشکل ہے۔ بیٹے نے جان کا نذرانہ دے کر جاں نثاری و خود سپاری کی ایک اعلی مثال قائم کر دی جس کا انعام اس کو ایسی ذبح عظیم کی صورت میں دیا گیا کہ الله کے وعدے کے مطابق اس کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا ۔ وفدیناه بذبح عظیم .

صلہ شہید کیا ہے تب و تاب جاودانہ

مگر یہ جان کا نذرانہ پیش کرنا بڑا کارنامہ ہوتے ہوئے ہو بھی اتنی بڑی بات نہیں کہ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ادائے حق کا رتبۂ بلند اس باپ کو ملنا تھا جس نے زرہ امتثال امر لخت جگر کے گلے پر چھری رکھ کر دوستی کا حق ادا کیا ۔

حج ، عید الاضحی اور قربانی کی یہ رسمیں جو اس مہینے اپنے تاریخی اور واقعاتی پس منظر میں دینی معنویت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں اپنے اثرات و نتائج کے اعتبار سے اتنی اہم ہیں کہ اگر آج ہمارے اندر ان کی حقیقت